

حکم انشائیہ

حکم دوام

سوال نمبر ۱

اور کوت

مصنف کاتا نام: علام عباس خلاصہ:

جنوری تھی ایک شام کو ایک خوش بوش نوجوان ڈبوس روڈ یور کر کے مال روڈ پلٹر ٹگ تراس کی طرف فٹ پاٹھ پر چلتے لگا۔ سربر فلیڈ بیٹ، گلے میں سفید گلو بند اور ایک پاٹھ میں جھٹی تھی۔ جاڑے کا موسہم تھا اور ہندتی بیوا تیر دھارت کی طرح جسم سے ٹکڑا لئی تھی۔ یکن یہ نوجوان اس صورت میں شدت تھی سے بے نیاز بر سے مرتے سے نہیں ریا تھا۔ اس کی حالت میں ایک محظوظ بانکلپن تھا۔ وہ اپنے قریب آنے والے ٹیکسی اور تاٹا تو "شکر یہ" یا "نیل" کے سامنے نال دیتا تھا۔ وہ مال روڈ کے بارونق چلے میں یعنی ان لوگوں کی مشکلی اور بانکلپن میں اتفاق ہیو گیا۔ یہاں ایک وہ سینی جا کر رہنے کی مخصوص رہن تھیں نے لگا۔ پھر اچانک جوش میں آئے بافلر کی ٹھیکنگ سر ان کی کوشش کی۔ لارنس گارڈن کو جانے والی روڈ اس نے اختیار کر لیا اور کوت کی آسیں سے روصل نکال کر ہم سے کو ٹھیک کیا۔ قریب یہ گھاس

پر ہمیتے بھوں کو گھورنے لگا وہ شر صاکر تھا۔ ڈر ۵۰
 ایک بینج پر رونق افروز یو۔ صال روڈ سائیکلوں
 صوٹریسا ٹکلول اور پیدل جلنے والوں کا یوم ہتا۔ سڑک
 کے دونوں طرف رکانوں میں خرید و فروخت کا بازار
 گمراہ۔ بعض ناجاروں دو ریسی ٹفرسی گاؤں اور رکانوں
 سے لطف اندوز یو رہے تھے۔

نوجوان یمنٹ تھے ہائی بینج پر بینھا یو اپنے سامنے سے
 گزرنے والے زن و مرد کو زیادہ غور سے ریکھ ریا تھا۔ اسکی
 نظر ان کے چہروں سے کبھی زیادہ ان کے لباس پر پڑتی تھی۔
 ان میں بروائی کے لوگ تھے۔ نوجوان قما اور رئوت پرانا مگر
 بڑھیا تھا۔ سلاں نیایت عمدہ اور باتیں بیلوت کے تھے۔
 بینج سے اُنھوں نے دوبارہ جملہ قدمی کرنے لگا۔ ایک ریستوران
 میں آگسٹنیج ریاطھا اور سایر بیت فیاروں رش لگا یو
 تھا۔

سڑک پر چینڈ محارت جلنے کے بعد اس نے سڑک عبور
 کرنے کی کوشش کی۔ مگر انھیں اُدھی سڑک پار کی سوچی رہی،
 ایک لاری بیو سے کی مرح آئی اور اسے چلتی یو کی میظوڑ
 روڑ کی طرف نقل کی۔ لاری کے ٹراہیوں نے نوجوان
 کی جمع سے تکڑاٹی رفتار آیتھے کی مدد جسے اسے لفڑا
 و ۵۰ گاڑی بیٹھیں آئیا ہے تو وہ گاڑی پر کرناٹ نکلا۔
 اسے میں کئی لوگ جمع یو گئے۔ نوجوان کی رونفروں (ٹانگیں)
 ٹانگیں کھل کئی ہیں۔ ڈھر اسے بیسپال لے جاتا ہے۔ وہ
 اپنی ٹانگوں سے تو باتھ رہو رہا تھا اور سرکی صانگ و لیس
 ہی نہیں تھیں۔

جب اس قابس اتارا گیا تو نہیں جملے یوئیں
 صفات کے نئے تدفین میں ملتی ہے۔ اور کوئی کے نئے یوسیں
 اون سویٹر ہے جس کی میل کی تہی، جسی یوئیں نہیں
 باتیں بیٹھ کے بتلوں کو پرانی ٹائی سس باندھا یواہا۔
 پہنچ کرنی کہندیں ہر سوراخ ہے۔ بوڑھ اور جرایں
 اتارے احسانیں یواہ کروں جراں کارنگ
 مختلف اور ہٹیں یوئیں ہیں۔ بلاشہ اس وقت نوجوان
 خواتیں یو جھاٹھا۔ اور کوتھی چب سے مندرجہ ذیل
 انشیاد یہ آمد یو ہیں۔ "ایک جھوٹا سدا نکھلا ہا ایڈ
 لعمال، سارا ہے جس آنے، ایک بھائیو آدھا سگریٹ
 ایک ڈائری ہٹرام عفوں لے لیا رہوں کی فہرست اور
 جنر اشتیار"۔ بید کی جھٹی عناصر ہیں۔

سدال نمبر 2

صائمہ (استار کی اپیٹ)

(شعیب اور ایمان یہم حادثہ میں۔ قریح کا وقایہ
 اچانگ دالن میں دو طالب علم آنس میں رہنے لگتے ہیں۔
 یہ ویسے عمر سلیم الفہل روتنے کی کو تندش کرتے ہیں لیکن ایک
 طلب علم ان سے ستائی سے پیش آتا ہے اسی پر شعیب
 ایمان سے خیر ان یہو کر رہتا ہے۔)

شعیب: ہم ایمان ایکہ رہی یہو کہ ایک عالم پسخت سے لتا

ادنی رویہ یہ تاجریا ہے۔

ایمان: شعیب ایہ کوئی نئی بات نہیں۔ آج یہ ملے

معاشرے سے اسلام ۱۰۰٪ احترام افہم جعلے۔

Day: _____

Date: _____

شعیب: دیکھو! یہ تونی طریقہ تو نہیں استاد سے گفتگو کرنے کا اپارٹمنٹ بنایا ہے ادب بے نفیب کے ملکے اپنے طلباء حاصل کریں گے۔

ایمان: استاذ ہم کی بے ادبیت نے وہ طلبہ میں مدد، رائز میں نے اپنیں دھکے لہات ریکھا ہے۔
شعیب: استاد تو وہ پسچ سے بس سے نیکھلا شدہ تسلیل پڑھتا ہے۔

حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ:

توں آں شایم کہ بر ایوانِ قدرت
کبو تر گر نشید ما باز گر وو

ایمان: استاد کا تواریخ مفلاں پیش کرے کر

رسول نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک جسم معلم بنا کر دیکھا گیا۔

شعیب: بتے یہیں کہ کسی زمانے میں استاذ

گرام کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔ خلیفہ بارون ایشی کے دونوں سیٹ امین اور صاحوں ایک استاد کے جو تھے اہانے میں فخر محسوس مرتے تھے۔

ایمان: شاعر مشترق علامہ اقبال اپنے اعتبار کا بہت احترام کرتے تھے اور اپنی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

شعیب: صافی وحال کے شاگرد تقابی جائز ہی باشد تو امام ~~جیلی~~ عالم بیل حنیفہ نے ساری زندگی اپنے استادر کے گھر کی طرف بیاٹیں نہیں "ھیلائے۔ حضرت علیؓ فرماتے تھے:

جسے میںوں اُک لفظ دی پڑھایا
میں اونوں آقا فرار پایا

- جمل کے طلبہ زبان لذازیں

ایمان: استاد بھیں لئھتا پڑھنا یعنی سکھاتے

بلکہ ٹھیں زندگی کا متصور نہیں دیتے ہیں۔

شعیب: ہم نہ ہیک تھا۔ یہ کتابیں اور فناب

لیں معلومات دریتے ہیں۔ یہ شعر یعنی سنا؟

کورس تو لفظ یعنی سکھاتے ہیں

آدمی، آدمی بنتے ہیں

ایمان: استاد تو وہ یعنی یہ جو اپنے سینے میں چھپا

علم طالب علم کے حوالے کرتے ہیں

شعیب: دوست! سو برائیوں سے بچھوڑ رائک بڑا جو

بھارے معاشرے میں ہیں جلی یہ استاد کی ناقدری

ایمان: استاد کی ڈانٹ نہیں بھارے یہی صفتیوں

لے

شعیب: لیکن تم طلبہ استاذ کو فلکوڑ خاطر ہیں رہتے

ایمان: شعیب ساندرا اعظم ریزیافت ایون کے باوجود اپنے

استاد کے آئے سر حیفا تاہما۔

شعیب: میں خدا یہاں تو نہیں تو عقل دے

ایمان: آصلیں!

(وقعہ کے اختتام کی گئی تھی یہ اور دو فر

دوست اپنے اپنے جماعت کے مکروں کی طرف جل پڑھے

ہیں)